رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

جلد ۲ | ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء مطابق جمادی الاول سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۹ - مارچ بعد از نماز عصر اس عیسائی جنٹلمین کے سامنے پہلے تو اپنی بقیہ دربارہ ذنب و استغفار ختم کی اور بتایا کہ قرآن مجید میں جہاں استغفر لذنبک کا حکم ہے وہاں ساتھ ملکی فتوحات کا ذکر ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایسی اس نقص سے حفاظت طلب کرنے کا ارشاد ہے جو غیر تربیت یافتہ کی کثیر تعداد تربیت یافتوں میں ملجانے سے ہر قوم میں پیدا ہو جایا کرتا ہے +

پھر آپنے اس تعلق کو واضح کیا جو بندوں کو بندوں کے ساتھ ہے اللہ نے فرمایا ہے اور اسکے عدل - احسان - ایتاء ذی القربیٰ کا امر اور فحشاء و منکر و بغی سے نہی کا ہمہ گیر اصول پیش کیا کہ اس سے باہر کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی - پھر زکوٰۃ کی فلاسفی بتائی اور فرمایا کہ یہ ایسا انتظام ہے جس سے تمام مذاہب عاری ہیں پھر پردہ اور نکاح اور طلاق کے قواعد اور انکی فلاسفیاں بتائیں اور عیسائیت کے احکام پر ان احکام کا تفوق اور پر حکمت ہونا ثابت کیا + بعد از نماز مغرب اسی سلسلہ میں مسئلہ وراثت کی خوبیاں دکھائیں - اور تجارت و سود کے احکام بھی - مبنی بر حکمات بتائے - حلت و حرمت کا مسئلہ واضح کیا - پھر قرآن مجید کی یہ فضیلت بتائی کہ وہ ہر بدی کو جڑ سے کاٹنے کے اصول بتاتا ہے اور جو بات کرتا ہے اسکی دلیل ضرور ساتھ دیتا ہے اور اس طرح پر یہ پر از معارف و حقائق تقریر عشاء کے قریب ختم ہوئی +

عیسائی جنٹلمین اسقدر متاثر ہوا - کہ اس نے بڑے جوش و خلوص سے تمام حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے عیسائیوں کی اعلےٰ سوسائٹی میں تربیت پائی ہے بہت سے ملکوں میں پھرا ہوں - مگر مجھے اس جماعت کو دیکھ کر رشک آتا ہے کہ کاش یہ روحانیت عیسائیوں میں ہوتی - بڑے تو بڑے مینے یہاں کے بچوں میں بھی وہ شائستگی دیکھی ہے کہ حیرت ہوتی - آپ لوگوں کا شوق عبادت آپ کی مہمان نوازی آپ کی تواضع دیکھ کر مجھے یسعیاہ کا وہ باب یاد آتا ہے جس میں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق لکھا ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پینگے اور ناگ بچوں سے کھیلیں گے - مینے یہاں دیکھا کہ سرحدی جو بہت آزاد اور اکھڑ قوم ہے اسکے ایک فرد نے اندھیرے میں میرا جوتا تلاش کر کے میرے آگے نہایت تواضع سے رکھ دیا - پھر آپکے سردار حضرت صاحب باوجود اس نوجوانی کے وہ روشن ضمیری رکھتے ہیں کہ مینے کئی مولویوں اور مقرروں کے وعظ سنے - مگر یہ اثر یہ جادو بیانی انمیں ہرگز نہیں پائی جاتی - میں جب آپکی صحبت میں بیٹھا ہوں تو کئی اعتراضات لیکر بیٹھا مگر بغیر اسکے کہ میں انھیں زبان پر لاؤں حضرت صاحب نے ویسی تقریر شروع کی کہ وہ خود بخود دور ہو گئے باوجود عیسائی ہونے کے پیغمبر عرب کی اب مطلقاً نفرت میرے دل میں نہیں بلکہ بہت بڑی عزت ہو گئی قرآن مجید کو پہلے لغو کتاب سمجھتا - اب میں اسے اعلےٰ کتاب سمجھتا ہوں - میرے دل میں ایک جنگ شروع ہو

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

گئی ہے۔ یعنے جو کچھ حضرت صاحب نے فرمایا سب ثابت کر دیا ہے۔ اب میں اطمینان سے اسپر غور کرونگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ میرے حق میں دعا کرینگے کہ جو خدا کے نزدیک راہ راست ہے وہ مجھے دکھائے۔ میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ حضرت صاحب کے بیان میں ایک جادو کا اثر ہے اور بنہایت اعلیٰ معلومات رکھتے ہیں۔ اور میں بہت شکرگذار ہوں +

۲- مہمانخانہ میں ایک شخص مرگیا معلوم ہوا ابھی بیعت نہیں کی تھی اس لئے اس کا جنازہ احمدیوں نے نہیں پڑھا۔ ایک احمدی طاعون سے فوت ہوا۔ اس کا جنازہ قبرستان میں پہنچایا گیا۔ اور جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پڑھا گیا +

اخبار احمدیہ

۱- مفتی فضل الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔ فضل الہی۔ احمدی ملازم سید نادر شاہ صاحب سب رجسٹرار چکوال۔ جو بڑا پُرجوش احمدی تھا اور حال ہی میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا بمرض طاعون چند روز ہوئے فوت ہو گیا ہے احباب سے جنازہ غائب کی درخواست ہے +

۲- حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بڑی صاحبزادی ایک مہینہ سے سخت بیمار ہے احباب سے التجا ہے کہ ان کی صحت کیلئے دعا کریں +

۳- سید ناصر شاہ صاحب کشتواڑ سے تین اشخاص کی بیعت بھجواتے ہیں + ۴- ایک مستفسر کو لکھایا۔ شراب بطور دوائی جائز تو ہے مگر اسکے یہ معنے نہیں کہ طبیب نے بتایا کہ تم شراب پیا کرو تو تمہارا معدہ درست ہو جائیگا۔ بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ایک شخص صحت کی حالت میں ہے غلبہ مرض سے اور اسکی جان جانے کا خطرہ ہے اسوقت حاذق طبیب حکم دے کہ اس کے سوا چارہ نہیں تو اس صورت میں جائز ہے +

۵- ایک خاتون ان الفاظ میں بیعت کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب ہی آنیوالے مسیح ہیں خدا نے نبی اور رسول کا عہدہ دیا۔ اور حضور کو ان کا خلیفہ برحق جانتی ہوں +

۶- ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ شریعت احمدیہ اس بارہ میں کیا حکم دیتی ہے فرمایا شریعت اسلام کو شریعت احمدیت کوئی الگ نہیں +

جنگ یوروپ

درہ دانیال

برٹش کمک

یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ درہ دانیال کے حملہ میں ایک فرانسیسی جہاز نامی بووٹ ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ دھماکے کی وجہ تمام جانیں تلف ہوگئیں۔ سرنگوں سے ٹکرا کر دو انگریزی جہاز بھی غرق ہوگئے۔ گولوس نامی کو گولے سے نقصان پہنچا +

پچھلے دس دن میں آبنائے کے اندر کثرت سے سرنگیں پھیلائی گئی ہیں۔ پانچ جہازوں نے درہ دانیال کے پانچ قلعوں پر حملہ کیا۔ ہوٹزر اور میدانی توپوں نے سختی سے جواب دیا۔ لیکن دس جنگی جہازوں نے (جو آبنائے کے اندر تھے) انھیں خاموش کر دیا + بووٹ نزدیک کے قلعوں پر حملہ آور ہوا۔ لیکن چاروں قلعوں نے خوب مقابلہ کیا +

۱۸ فروری کو سنٹ ایلیس ہل سے ریوٹر کا نامہ نگار گولہ باری کی بابت اس طرح بیان کرتا ہے کہ ۱۶ جہاز حملہ آور ہوئے۔ گولہ باری گیارہ بجے شروع ہوئی۔ شام کو پانچ بجے بند ہوگئی جنگی جہازوں میں سے تین تین نے ملکر قلعوں پر حملہ کیا۔ لیکن کلد بحر حمیدیہ مجیدیہ نے مقابلہ تو خوب کیا۔ لیکن ناکامی ہوئی۔ سیاہ دھواں کے بادلوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درہ دانیال میں میگزین پھٹ گیا ہے +

۲۰- مارچ۔ محکمہ بحری کا بیان ہے کہ قلعوں کو جو نقصان شدید اور بہت دیر تک گولہ باری ہونے سے پہنچا ہے اس کا صحیح اندازہ نہیں ہوا +

۲۰- مارچ پیٹرو گراڈ۔ سرکاری اطلاع ہے باسفورس کے شمال میں روسی جہاز کے پہنچنے سے قسطنطنیہ میں پریشانی پھیل گئی ہے +

روسی لڑائیاں - روسی حملہ اور رسک اور پرسنز پر جاری ہیں +

روسی فتوحات - دریائے نیمن کے بائیں کو روسیوں نے ولسیو پر قبضہ کر لیا ہے۔ رسالے جرمنوں کا تعاقب کر رہے ہیں +

نیوچیپل - میں دشمن کے خط مصاف کو توڑنے کے کار نمایاں پر سر ہنری رالنسن نے چہارم جیش کو مبارکباد دی ہے +

کیلے پر بمب بازی پیرس ۱۹ مارچ- ایک زپلن نے کیلے پر بمب پھینکے سات ملازمان سٹیشن ہلاک ہوئے۔ شامپین میں سنل کی شمال مشرقی پہاڑی سے ہم شمال مغرب اور مشرق کیطرف خاصی ترقی کر گئے ہیں جرمن حملہ پسپا کیا گیا۔ دردون کے شمال میں جنگل کٹسوائے ہیں ہم نے دو خندقیں فتح کیں +

جہازی ابتلا لنڈن ۱۹- مارچ- سٹیمر کالونی جو کلکتہ سے ڈنڈی جا رہا تھا۔ بندر ڈیل بین ریتی پر چڑھ گیا ہے۔ اہل عملہ کا بیان ہے کہ ایک جرمن غوطہ خور نے نیچی ہیڈ سے ان کا تعاقب کیا۔ شاہ معظم نے سٹیمر تھورڈس کے کپتان کو بحری فوج ریزرو میں لفٹنٹی کا عہدہ اور نمایاں خدمت کے صلیب عطا فرمائی ہے اور اہل عملہ کو تین ہزار روپیہ انعام دیا گیا ہے +

جرمن سامان ضبط لنڈن ۱۹- مارچ- سویڈن کا ایک جہاز جسپر ایسا سامان بار تھا جسکی نسبت یقین ہے کہ وہ جرمنی کو جا رہا تھا سٹلینڈ کے قریب پکڑا جا کر ٹیس میں لایا گیا ہے برطانوی اعلان ناکہ بندی کے بعد یہ پہلی گرفتاری عمل میں آئی ہے +

مغربی محاذ بلجیک توپخانہ نے جرمن قافلوں پر گولہ باری کی۔ لیس سے آمیس تک توپی مبازرت ہوئی۔ دشمن نے بالخصوص نارٹری ڈیم کی پہاڑی اور مواضع کارنائے وماری کورٹ پر گولہ باری کی۔ شامپین میں کوئی قابل ذکر امر نہ گذرا۔ ایک فرنچ ہوا باز نے کون فلانس کے ریلوے اسٹیشن پر بمب پھینکے کل کے تار میں فنا شدہ جرمن رجمنٹ کو لینڈ سٹرم کی بجائے لینڈ وہر قسم کی سمجھا جائے جسے گارڈ سپاہیوں کی آمیزش سے مستحکم کیا گیا تھا +

جہاز پر تارپیڈو لنڈن ۱۸- مارچ گلاسکو کا سٹیمر بنکوک (سیام) سے لنڈن کو چاول لے جاتا ہوا صبح کے تین بجے انگلش چینل میں تارپیڈو کا نشانہ بنا۔ اور آدھ گھنٹہ میں ڈوب گیا۔ اہل عملہ کو ایک ڈسٹرائر نے نیوہیون میں پہنچایا +

ڈارڈنلز میں مسلسل خراب موسم کی وجہ سے کارروائی رکی رہی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ء

ترکی سلطنت کی اندرونی حالت

ہم ترکوں کے دشمن نہیں

ہمارے معاصرین نے بارہا ہمیں الزام دیا ہے - کہ ہم اسلامی سیادت کی واحد یادگار یعنی سلطنت ترکی کے متعلق ہمیشہ معاندانہ پہلو اختیار کرتے اور جمہور اہل اسلام کے برخلاف ترکوں پر آوازہ کسنے میں پولیٹیکل بداعتدالی کا ارتکاب کرتے ہیں - لیکن جب اس الزام پر واقعات صحیحہ کی روشنی میں نظر ڈالی جائے - اور حقیقت کے چہرہ سے نقاب اٹھا دیا جائے - تو یقیناً ہمارا دامن ہر ایک سیاہ داغ سے پاک اور ہمارا اظہار رائے ہر قسم کے تعصب وخوشامد کی ملونی سے مبرا نظر آئیگا ؛

ہماری نظر میں اناطولیہ کا بہادر ریش دار شعائر اسلام کا احترام کرنے والا ترک سپاہی آج بھی ایسا ہی معزز ہے جیسا وہ شارع اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے سلطان محمدؐ فاتح کے زمانہ میں تھا - کیونکہ جو ترک قسطنطنیہ و وائینا کی دیواروں کے نیچے ہنگری کے زرخیز میدانوں میں اور کوہستان بلقان کے برفانی پہلوؤں پر اپنی تلوار کے جوہر اپنی شجاعت کے کرشمے دکھا چکا ہے - اور اپنے حریفوں کی زبان سے "یورپ کا سپاہی" "لڑنے کی کل" اور شریف آدمی کا خطاب حاصل کر چکا ہے - آج بھی وہ کوہ قاف کی بلندیوں پر آرمینیا کے میدانوں میں اور سارا کیش کی گھاٹیوں کے اندر اپنی زبردست قوت مدافعت کے باعث دشمن کی زبان سے بہادر وجفاکش کا معزز لقب حاصل کر رہا ہے - پس ہمارا روئے سخن کبھی بھی ترک قوم یا ترک سپاہی کی طرف نہیں ہوا - بلکہ ہمارے زیر نظر تو وہ مٹھی بھر نوجوان جماعت ہے - جو آج کل شاخ طلا پر سیاہ وسفید کی مالک ہے - اور سلطنت ٹرکی کے نام سے موسوم ہے - اور جو "اسلامی" کی بجائے "عثمانلی" کہلانا اپنے لئے زیادہ موزون ومناسب سمجھتی ہے - وہ ہاں وہ جماعت جس کے سبز قدموں کے طفیل ٹرکی نہ صرف آج ایک تباہ کن جنگ میں مصروف ہے - بلکہ ایکطرف اپنے حقیقی بیرونی بہی خواہوں کی ہمدردی سے محروم ہو چکی ہے - اور دوسری طرف اندرونی اختلافات و مناقشات کا شکار ہے - اور قرآئن و آثار ہر آن اس کی مغلوبیت بلکہ بحیثیت ایک خودمختار سلطنت کے صفحہ ہستی سے مفقود ہو جانے پر دلالت کر رہے ہیں -

چنانچہ تازہ ترین خبریں مظہر ہیں - کہ

قسطنطنیہ میں بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں - حکومت کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں - طلعت بے وزیر داخلہ پر دن دہاڑے سر بازار حملہ کیا گیا - اور وزیر موصوف بال بال بچگیا - شہزادہ برہان الدین آفندی خلف سلطان عبدالحمید خاں ثانی کو گلا گھونٹ کر مار دیا گیا - عزت پاشا عابد سکرٹری سابق سلطان پیرس میں ہے - اور بیان کرتا ہے - کہ ۲۰۰ آدمیوں کی ایک کمیٹی سلطان عبدالحمید خاں کو دوبارہ تخت پر بٹھانے کی کوشش کر رہی ہے - اسوقت قسطنطنیہ میں ۴ ہزار جرمن ہیں - جو تازہ شکستوں کی وجہ سے ترکوں کی نظر میں غیر ہردلعزیز ہو رہے ہیں - اور ترک ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے ہیں - ترکی حکام نے کربلائے مقدس کے جملہ خزائن پر قبضہ کر لیا ہے - مصر سے واپسی کے وقت یروشلم کے نواح میں عرب وجرمن افسران میں باہم لڑائی ہو گئی - ۳۰ آدمی مقتول ومجروح ہوئے - جرمن افسر ترک وعرب سپاہیوں پر سختی کرتے ہیں - اور چھوٹے چھوٹے قصوروں پر گولی مروا دیتے ہیں - جمال پاشا سپہ سالار افواج شام اور جرمن جرنیل میں باہمی ناچاقی ہو گئی - ایک روسی مکان میں ترکی کمان افسر سکونت رکھتا تھا جرمنوں نے افسر کے احکام کی خلاف ورزی کر کے روسیوں پر دست درازی کی - اور ترکی افسر نے اپنے تئیں لاچار پاکر خود استعفا دیدیا - شام کے نوجوان عرب خودمختاری کے شیدا ہیں - انہوں نے ایک عربی طغرائے امتیاز وضع کیا ہے - جس کے معنی ہیں - "ہم ان کو دور سے ہی سلام کرتے ہیں" ؛

یہ ہیں ترکی سلطنت کے اندرونی حالات اور مبالغہ کو جائز جگہ دینے کے بعد بھی صاف معلوم ہوتا ہے - کہ ترک اب ترکی سلطنت کے مالک ہیں - محمدؐ فاتح کی املاک اب جرمن یا ایک جرمن پسند جماعت کے ہاتھ میں ہے - جو کسی طرح بھی ترکی قوم یا اسلام کے قائمقام نہیں کہلا سکتے - سلطان محمد کا نام اب جو شخص خلیفۃ المسلمین رکھتا ہے - وہ غلطی کرتا ہے - ان کی خلافت اگر کچھ تھی - تو وہ عبدالحمید کے قید ہونے کے ساتھ ہی رخصت ہو چکی - آج ٹرکی میں نہ کوئی سلطان یا خلیفہ ہے - نہ اسلامی حکومت ؛

جس ترکی فوج میں عثمان پاشا - ادہم پاشا اور عبداللہ پاشا کے سے قابل فخر نام دکھائی دیتے تھے - اور جس میں ابھی جنگ بلقان کے وقت تک شکری پاشا فخری پاشا - جاوید پاشا اور محمود مختار پاشا وغیرہ نام نظر آتے تھے - آج اس میں غولتز - سانڈرس اور فاکین کو نمایاں جگہ مل رہی ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ترک زندہ ہی غائب ہو گئے ہیں ؛

ان حالات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے - کہ آل عثمان کی سلطنت زندہ یا زندہ رہنے کے قابل ہے ؟ پس یہ سمجھنا غلطی ہے - کہ ہم ترکوں کے دشمن ہیں - ہم جو کچھ لکھتے ہیں - واقعات کی بناء پر اور مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے لکھتے ہیں - کیونکہ ہمیں معلوم ہے - کہ موجودہ ترکی حکومت اسلام کے لئے مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوئی ہے - اگر وہ اپنی بداعمالی اور بدکرداری کے باعث مٹتی ہے - تو مٹنے دو - اور یاد رکھو - کہ ترک اسلام نہیں - اسلام وہ طاقت ہے - جس نے فاتح ترک کو مغلوب کیا تھا - اور اب بھی تاریخ اپنا اعادہ کر سکتی اور اسلام فاتح کو مفتوح بنا سکتا ہے - مگر اس کے لئے اندرونی حالت میں تغیر ضروری ہے -

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

ہرقل کے نو معیاروں کی رُو سے حضرت اقدس ؑ کی صداقت

بخاری شریف میں ابوسفیان کی روائت سے ایک مکالمہ درج ہے۔ جو ابوسفیان اور ہرقل بادشاہ روم میں ہوا۔ اس مکالمہ میں ہرقل نے جو اہل کتاب میں سے ہونے کی وجہ سے نبیوں اور رسولوں کے معیار اچھی طرح جانتا تھا۔ چند معیار پیش کئے۔ اور ابوسفیان سے دریافت کیا۔ کہ آیا محمدؐ عربی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان معیاروں پر ٹھیک اترا ہے یا نہیں۔ اور جب ابوسفیان نے جواب دیا۔ کہ واقع میں یہ باتیں ہماری قوم کے مدعی نبوت میں پائی جاتی ہیں۔ تو ہرقل نے صاف کہدیا۔ کہ اگر واقع میں یہ باتیں اس میں موجود ہیں۔ تو وہ شخص اپنے دعویٰ نبوت میں ضرور راستباز ہے۔ اس حدیث کو بخاری صاحب نے اپنی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں اسی لئے درج کیا ہے۔ کہ واقع میں یہ معیار ایک مدعی کی راستبازی اور صدق فی الدعویٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ اب ہم ان معیاروں کو ناظرین کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ تمام معیار جو ہرقل نے پیش کئے تھے۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی پر چسپاں ہوتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ بھی اپنے دعویٰ میں صادق تھے۔ پہلا معیار جو ہرقل نے پیش کیا۔ وہ یہ ہے۔ فقال الترجمان قل له سألتك عن نسبه فذكرت انه فيكم ذو نسب فكذالك الرسل تبعث في نسب قومها۔ یعنے ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہا۔ کہ تو ابوسفیان سے کہہ۔ کہ میں نے تجھ سے اس مدعی کے حسب نسب کے متعلق سوال کیا تھا۔ تو تُو نے جوابدیا۔ کہ وہ اعلیٰ نسب والا ہے۔ اور واقع میں نبی جو ہوتے ہیں۔ وہ اعلیٰ قوم کے ہوتے ہیں یہی بات ہم حضرت مرزا صاحب کے متعلق پاتے ہیں۔ کہ جس ملک میں وہ تشریف لائے۔ وہاں کی معزز ترین قوم میں آپ پیدا ہوئے ٭

چنانچہ مغل قوم ہندوستان کی معزز قوموں میں سے شمار ہوتی ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ مغلوں میں سے بھی سب سے اعلیٰ مغل یعنی برلاس۔ پھر ان میں سب سے معزز خاندان میں جو گردو نواح میں کیا بلحاظ اپنی شرافت اور کیا بلحاظ اپنی ریاست کے ہرطرح معزز و مکرم ہیں۔ دوسرا معیار ہرقل نے بدیں الفاظ بیان کیا ہے۔ سألتك هل قال احد منكم هذا القول فذكرت ان لا قلت لو كان احد قال هذا القول قبله لقلت رجل يقول قيل قبله۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا۔ کہ تمہاری قوم میں ایسا دعویٰ کسی اور شخص نے بھی کیا ہے یا نہیں۔ تو تُو نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ اس سے پہلے کسی نے نہیں کہا۔ ورنہ میں کہہ سکتا تھا۔ کہ شاید یہ شخص اپنے سے پہلے مدعی کی تقلید کرتا ہے۔ اب ناظرین اسی معیار پر حضرت مرزا صاحب کو پرکھ لو۔ آپ نے پہلے آپ کی قوم میں سے کبھی کسی نے مسیح اور مہدی ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ ورنہ ایک معترض کو یہ بات کہنے کا موقعہ ملجاتا کہ شائد یہ شخص اپنے فلاں بزرگ کی اقتدا کرتا ہے۔ تیسرا معیار جو ہرقل نے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ وسألتك هل قال احد منكم هذا القول فذكرت ان لا فقلت لو كان من آبائه من ملك قلت رجل يطلب ملك ابيه۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا کہ کیا اس کے باپ دادا بادشاہ تھے۔ تُو نے کہا۔ کہ نہیں ورنہ میں کہہ سکتا تھا۔ کہ شاید اپنے باپ کی سلطنت کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہے ٭

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ معیار بھی حضرت مرزا صاحب پر چسپاں ہو رہا ہے۔ آپکے آباؤ اجداد بادشاہ نہ تھے۔ بلکہ قدیم سے بادشاہوں اور اپنے فرمانرواؤں کے وفادار رعایا تھے۔ خصوصاً آپکے والد ماجد گورنمنٹ انگریزی کے نہائت مخلص وفادار خادم تھے۔ چوتھا معیار جو نہایت زبردست معیار ہے۔ ہرقل ان لفظوں میں بیان کرتا ہے وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فذكرت ان لا فقد اعرف انه لم يكن ليذر الكذب على الناس ويكذب على الله یعنے اے ابوسفیان میں نے جب تجھ سے یہ دریافت کیا کہ کیا اس شخص کے دعوے سے پہلے بھی تم اسے جھوٹا سمجھتے تھے۔ تو تُو نے کہا۔ کہ نہیں۔ اس سے ثابت ہُوا۔ کہ وہ دعویٰ نبوت میں جھوٹا نہیں۔ کیونکہ یہ بات تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کہ یہ شخص انسانوں پر جھوٹ بولنے سے تو ہمیشہ محترز رہا ہو۔ لیکن خدا پر جھوٹ بولتا ہو۔ اب اسی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر غور کرو۔ جب آپنے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ تو کیا کوئی شخص آپ کو جھوٹا سمجھتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ قادیان کے ہندو آریہ۔ سکھ مسلمان سب سے پوچھ لو۔ سب بالاتفاق کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے کبھی مشکل سے مشکل وقت میں بھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور تو اور خود مولوی محمد حسین صاحب جو اس سلسلہ کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہیں۔ انھوں نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مفصل بحث کی ہے۔ اور آپکے الہاموں کی تصدیق کی ہے۔ اور گواہی دی ہے۔ کہ ہم ابتدائی زمانہ سے مصنف براہین احمدیہ کے واقف ہیں۔ یہ شخص صادق راستباز ہے۔ اور گورنمنٹ کا دلی خیرخواہ ہے۔ اور اشاعت اسلام میں قلمی درمی۔ لسانی امداد میں کوشاں۔ پھر اس کے بعد براہین احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے مولوی صاحب موصوف یہاں تک لکھ گئے ہیں۔ کہ ایسی اعلیٰ کتاب اسلام میں قرآن مجید کی تائید کے لئے تیرہ سو برس میں نہیں لکھی گئی۔ غرض دعویٰ سے پہلے کی زندگی میں کسی ہندو۔ آریہ۔ سکھ عیسائی اور مسلمان نے کبھی کوئی جھوٹ حضرت مرزا صاحب کیطرف منسوب نہیں کیا۔ بلکہ آپکے اعلیٰ اخلاق کے سب مداح رہے اور مسلمان تو دعویٰ سے قبل براہین کے زمانہ میں آپکو ایک بڑا ولی یقین کرتے تھے۔ غرض اس چوتھے معیار سے حضرت اقدس کی سچائی اور آپ کا اپنے دعویٰ میں راستباز ہونا اظہر من الشمس ہو گیا۔ اس کے بعد پانچواں معیار ہرقل نے پیش کیا۔ وسألتك اشراف الناس اتبعوه ام ضعفاؤهم فذكرت ان ضعفاؤهم اتبعوه وهم اتباع الرسل۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا۔ کہ آیا اس شخص کی جماعت میں غریب غربا زیادہ شامل ہوتے ہیں یا قوم کے بڑے بڑے لوگ۔ تو تو نے جوابدیا۔ کہ اس کی جماعت میں معمولی غربا داخل ہوتے ہیں۔ اور واقع میں رسولوں کی اتباع ایسے لوگ

ہی اختیار کرتے ہیں۔ اب یہی معیار حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرتا ہے۔ دیکھو اس ملک میں سید احمد خان نے ایک کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور قوم کی خدمت شروع کی۔ فوراً بڑے بڑے آدمی اس کے گروہ میں شامل ہو گئے۔ بڑے بڑے رئیسوں اور امراء کی طرف سے امداد شروع ہو گئی۔ ایم۔ اے۔ بی۔ اے اور پڑھے لکھوں کا ایک اچھا خاصا جمگھٹا علیگڑھ میں لگ گیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب دعویٰ کرتے ہیں۔ تو غرباہی احمدی بنتے ہیں۔ نہ کوئی صاحب دولت داخل ہوتا ہے نہ بڑے بڑے امراء اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ ۴-۵ لاکھ کی جماعت میں قریباً سارے ہی ادنیٰ حیثیت کے آدمی ہیں جو چندہ ہوتا ہے۔ وہ بھی غرباء کا ایک ایک پیسہ اکٹھا کر کے جمع ہوتا ہے۔ نہ کسی رئیس کی امداد ملتی ہے۔ نہ کسی والئی ریاست نے کوئی وظیفہ جاری کیا۔ ضعفاء اور غرباء کا ایک خدا پرست گروہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے زیر سایہ پناہ گزیں ہوا ہے ✤

چھٹا معیار ہرقل کا پیش کردہ یہ ہے۔ سألتك ايزيدون ام ينقصون فذكرت انهم يزيدون وكذالك امر الايمان حتى يتم۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا۔ کہ جیسے اس نے دعوےٰ کیا ہے۔ کیا اس کے مریدوں کا حلقہ بڑھتا ہے۔ یا کم ہوتا ہے۔ تو تُو نے جواب دیا۔ کہ کم نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہی صداقت کا ثبوت ہے۔ اب یہی معیار ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کرتا ہے۔ آپ نے جب دعویٰ کیا۔ سب مخالف ہو گئے۔ علماء نے تکفیر کے فتوے شائع کئے۔ عوام دعوےٰ سنتے ہی بھڑک اٹھے۔ قتل کے درپے ہو گئے ایڈیٹروں نے مخالفت میں کالم کے کالم لکھ مارے۔ ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگ گئی۔ لیکن اللہ کی مدد دیکھئے۔ ایک شخص بیعت کرتا ہے۔ دو کرتے ہیں۔ تین کرتے ہیں۔ ہوتے ہوتے سینکڑوں تک تعداد پہنچ گئی۔ نہ کسی مخالفت نے نقصان پہنچایا۔ نہ فتوے کچھ کر سکے۔ آخر کار سینکڑوں ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں تک نوبت پہنچ گئی۔ اور اب تک دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے دشمنوں نے خیال کیا۔ کہ یہ ترقی مرزا صاحب کی زندگی تک ہے۔ آنکھ بند ہوتے ہی سب تتر بتر ہو جائیں گے۔ مگر آپ کا وصال ہُوا۔ اور خدا کی وحی کے مطابق اللہ کا مسیح مرفوع الی اللہ ہُوا۔ مگر جماعت آگے سے اور بڑھ گئی پھر حضرت مولوی صاحب کے متعلق مخالفوں کا خیال ہُوا۔ کہ اب ان کی وفات پر جماعت ٹوٹ جائے گی۔ مگر اس میں بھی وہ ناکام ثابت ہوئے۔ آج جب کہ حضرت مولوی صاحب کی امامت کو ایک سال کا عرصہ بھی نہیں ہُوا۔ حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر چھ سات سو سے زیادہ نئے شخص احمدی ہوئے ✤ ہرقل کے چھٹے معیار کی رو سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ماننے پر ہمیں مجبور ہونا پڑتا ہے ✤

ساتواں معیار جو ہرقل نے رسول کریم صلعم کے متعلق پیش کیا۔ وہ یہ ہے۔ وسألتك ايرتد احدٌ سخطةً لدينه بعد ان يدخل فيه فذكرت ان لا وكذالك الايمان حين تخالط بشاشته القلوب۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا۔ کہ کیا کوئی شخص اس کے مذہب میں داخل ہو کر اور بخوبی واقفیت حاصل کر کے پھر کبھی اس کے دین سے بکلی متنفر ہو کر اس کی جماعت سے خارج ہُوا یا نہیں۔ تو تُو نے جواب دیا۔ کہ اس طرح پر کوئی شخص مرتد نہیں ہُوا۔ اور واقع میں ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اب ہم اس معیار کی رو سے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سامنے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا معاملہ ہے۔ وہ اس جماعت میں داخل ہُوا۔ اور بخوبی واقفیت حاصل کر کے پھر اپنی بدبختی سے مرتد ہو گیا۔ مگر اس کے عقائد پر نظر ڈالئے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ وہ سخطةً مرتد نہیں ہُوا۔ دیکھو حضرت صاحب نے دنیا میں وفات مسیح کا عقیدہ پیش کیا۔ اور اس پر ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے۔ کہ عبدالحکیم باوجود مرتد ہونے کے وفات مسیح کا منکر نہیں ہُوا۔ پھر دوسرا مسئلہ جسے آپ نے پیش کیا۔ وہ امت محمدیہ میں مکالمہ مخاطبہ کا ہے۔ عبدالحکیم باوجود ارتداد اختیار کرنے کے اس مسئلہ سے روگرداں نہیں ہُوا۔ بلکہ خود اپنے الہامات شائع کرتا ہے۔ تیسری بات جو حضرت صاحب نے صاف کی۔ وہ ان صفات الہیہ کی تردید ہے۔ جو مسیح کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ مثلاً یہ کہ وہ جسمانی مردے زندہ کرنے والا تھا خالق تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن باوجود اس سلسلہ سے روگردانی کے وہ ان باتوں میں حضرت صاحب کا مرید تھا ✤

غرض اگر کوئی شخص ومن يرتد منكم کے مطابق اگر چار پانچ شخص حضرت صاحب کے سلسلہ سے خارج بھی ہوئے تو وہ سخطةً لدينه المسيح ہو کر نہیں ورنہ مطلق مرتد ہونا تو ممنوع نہیں۔ خود رسول اکرم کا کاتب وحی مرتد ہو گیا۔ اور حضرت مسیح ناصری کے ۱۲ حواریوں میں سے ایک حواری نے ارتداد اختیار کر لیا ✤

آٹھواں معیار ہرقل کا پیش کردہ یہ ہے۔ وسألتك هل يغدر فذكرت ان لا وكذالك الرسل لا تغدر۔ یعنے میں نے تجھ سے سوال کیا۔ کہ کیا تمہارا مدعی نبوت کبھی عہد اور پیماں شکنی کا مرتکب بھی ہُوا ہے یا نہیں۔ تُو نے جواب دیا۔ کہ ایسا کبھی نہیں ہُوا۔ اور واقع میں رسولوں اور نبیوں کی شان اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ اس عیب سے پاک ہوں۔ اب اس معیار کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود کے سوانح کو دیکھ جاؤ۔ ایک واقعہ بھی ایسا نہ پاؤ گے۔ جو آپ کو کسی بدعہدی کا مرتکب ثابت کرے۔ آپ نے گورنمنٹ سے عہد باندھا۔ کہ ہم آپ کے ہمیشہ فرمانبردار رہیں گے۔ پھر کیا اس عہد کو کسی موقعہ پر توڑ دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اپنے مرفوع الی اللہ ہونے تک اس عہد کو ایسا نباہا۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ پھر جو عہد حضرت نے اپنے مریدوں سے مخلص دوستوں سے باندھے۔ اور جو معاہدات اپنے دشمنوں سے کئے۔ ہمیشہ ان کی پابندی کی۔ اور کوئی موقعہ اپنے اوپر حرف گیری کا نہ آنے دیا ✤

نواں معیار جو آخری معیار ہے۔ ہرقل اس طرح پر بیان فرماتا ہے۔ وسألتك بما يامركم فذكرت انه يامركم ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا۔ الی آخرہ۔ یعنے میں نے تجھ سے جب

کیا - کہ وہ تعلیم کیا پیش کرتا ہے - تو تُونے جواب دیا - کہ وہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے - کہ ہم ایک خدا کو مانیں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں - اور بُرے اعمال چھوڑ دیں - اور اچھے کام اختیار کریں - اور واقعہ میں نبی اور رسول اعلیٰ تعلیم ہی دیتے ہیں - اس معیار کو اگر مد نظر رکھا جاوے - تو حضرت اقدس کی صداقت اظہر من الشمس نظر آتی ہے - جب آپ مبعوث ہوئے - تو اسلام میں ایسے گندے مسئلہ جگہ پکڑ گئے تھے - کہ گویا وہ عین اسلام ہی کی تعلیم ہیں - دیکھو حیات مسیح جیسا خطرناک مسئلہ جسے ایک عیسائی اپنے ہاتھ میں لے کر تمام دنیا کے مسلمانوں پر فتح پا سکتا ہے - کس طرح پر باطل کیا - اور براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے کس طرح پر اس کا قلع قمع کیا - کہ آج ایک بشپ بھی ایک ادنیٰ احمدی کا مقابلہ نہیں کر سکتا - اور اس کے سامنے میدان میں آنے سے گریز کر جاتا ہے - پھر حضرت مسیح ناصری کو تمام وہ صفات دیگئی تھیں - جو خاص اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں مسیح خالق تھا - مردے زندہ کرتا تھا - دل کی بات بتا دیتا تھا - اسے موت بھی نہیں - خارق عادت طور پر خدا کی طرح بغیر تغیر کے زندہ آسمان پر براجمان ہے - غرض اس فیج اعوج میں مسلمانوں میں شرک آگیا - لیکن حضرت مسیح موعود نے آکر ہمیں اس شرک سے منع کیا - پھر اعمال کی طرف اگر دیکھا جاوے - تو ایک انگریز کا بلا وجہ قتل کر دینا جہاد اور ثواب سمجھا جاتا تھا - اور مہدی کے متعلق کیسا گندہ خیال تھا - کہ وہ آتے ہی سب کو دین اسلام میں جبراً داخل کریں گے - مگر حضرت صاحب نے مبعوث ہو کر ان تمام اوہام باطلہ اور اعمال فاسدہ سے مسلمانوں کو منع کیا - اور ایک ایسی جماعت قائم کی - جو ان مشرکانہ عقائد سے بیزار اور ان افعال شنیعہ سے پاک ہے - غرض تعلیم صحیحہ کا معیار بھی حضرت مسیح موعود کی نبوت رسالت اور صداقت کو بین طور پر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے -

والحمد للہ رب العلمین

حقیقۃ النبوۃ والقول الفصل کا اثر

چوہدری عبد اللہ خان صاحب بہلول پور سے لکھتے ہیں :-

(۱) " خدا بھلا کرے - خواجہ اور محمد علی کا - جنہوں نے اندرونی اختلافات اور غلطی کا ازالہ لکھ کر خدا کے فضل کو جوش دلایا - اور القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ جیسی پُر از حقائق کتابیں لکھوا کر تشنہ لبوں کو سیر کرایا اور حضرت حامد کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی - جو یوں لکھی ہے -

خدا کا راز جب مشہود ہوگا
تو ظاہر میرزا محمود ہوگا

حقیقۃ النبوۃ نے دراصل دنیا کو بتلا دیا - کہ اسکا مد مقابل ایک کم سن بچہ نہیں ہے - بلکہ وہ اسم بامسمیٰ محمود ہے - جو خدا کے فضل کو اپنے تقویٰ اور طہارت اور دعاء اور کشش اور عالمانہ تحریروں سے سلطان القلم ہو کر سعید لوگوں کے دلوں پر نازل کرنیوالا ہے - جس بردباری - اور متانت اور سنجیدگی اور چشم پوشی اور تقویٰ پہلوؤں سے یہ کتاب لکھی ہے وہ صرف آپ کا ہی حصہ ہے - احمدی قوم کو مبارک ہو آپکے بابرکت وجود کے ذریعہ دوبارہ فضل نازل ہوا - اب دیکھئے اس کا اثر حضرت مولانا پر کیا پڑتا ہے " ٭

(۲) ایک اور دوست لکھنؤ سے لکھتے ہیں -

" حقیقۃ النبوۃ موصول ہوئی جزاکم اللہ احسن الجزاء جسقدر حصہ پڑھا ہے - اس کو دیکھ کر یہ رائے قائم ہوئی ہے - کہ یقیناً روح القدس سے مدد لیکر لکھی ہے - جوابات مسکت ہیں - اور اب مجال دم زدن لاہوریوں کے لئے نہیں ہے - یہ کتاب غیر مبائعین کے نام ضرور جانی چاہئے " ٭

نظمیں براہین

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی دونوں نظموں کی علیحدہ مصور رسالہ بغرض تبلیغ چھاپ کر شائع کیا ہے - عمر کے ۲۰ رسالے فی رسالہ ار - محمد یٰسین تاجر کتب قادیان ٭

کہاں سے کہاں چلے گئے

یہ مسلمہ امر ہے - کہ ایک جھوٹ کا پاس کرکے انسان اور کئی ایک دروغ بافیوں کا مرتکب ہوتا ہے - اور ایک دفعہ حق کی مخالفت کرکے اگر اس سے رجوع نہیں کرتا - بلکہ اس پر مصر ہوتا ہے - تو یقیناً اس کا آئینہ قلب مکدر اور ایمان سلب ہو جاتا ہے -

آہ - افسوس! یہی حال ہمارے غیر مبایع احباب کا ہے چنانچہ خواجہ صاحب کے رفیق سفر - احمدیہ انجمن - اشاعت اسلام کے مقرر کردہ واعظ اور رسالہ المہدی لاہور کے ایڈیٹر صاحب نے لکھنؤ میں جو در افشانی کی ہے - وہ ہمارے اس دعوے کی مصدق و شاہد ہے - اس کے متعلق اخویم محمد عثمان صاحب لکھنؤ سے لکھتے ہیں -

" حکیم مرہم عیسےٰ کہتا تھا - کہ ڈائری قابل سند نہیں ہے - کیونکہ جب اسکے سامنے نواب رامپور اور ذوالفقار علی صاحب کی گفتگو کا حصہ ڈائری سے پیش کیا - تو اُس نے اس کی صحت سے انکار کر دیا - اگر ڈائری غلط ہے - تو نعوذ باللہ احادیث کا کل حصہ غلط ہے - یہ بھی کہتا تہا - کہ تحدی والی پیشگوئی غلط نہیں ہوتی - اور حضرت صاحب کی کئی ایسی پیشگوئیاں غلط ہوئیں - لہذا وہ نبی نہیں - اس پر یونس نبی کا حصہ حوالہ میں دیا - تو کہا یہ بھی غلط ہے -

انا للہ و انا الیہ راجعون -

اُف! یہ عبارت کہ حضرت صاحب نے تحدی سے پیشگوئیاں کیں اور وہ غلط ہوئیں - پھر ڈائری جو حضرت کے سامنے ایک نے نہیں - بلکہ دو اخبارات نے نقل کی - اور ابھی تک اس کے زندہ شاہد موجود ہیں - ناقابل سند سمجھی جاتی ہے -

احمدی جماعت! کیا تمہارے اندر احساس ہے؟ مسیح موعود کے ماننے والو یا ماننے کا دعویٰ کرنیوالو! کیا تمہیں غیرت سے حصہ ملا ہے؟ اگر ہے تو پھر عملاً بتا دو - کہ لاہوری گروہ کے واعظ اور امرتسری ثناء اللہ میں کچھ فرق نہیں ٭ یاد رکھو - مسیح موعود کی عزت پر حملہ ہوتے اور اس مقدس وجود کی صداقت پر حملہ ہوتے دیکھ کر خاموش رہنا گناہ ہے - اور ان خیالات کی اشاعت کرنے والے واعظین یا ان کے مقرر کنندہ لوگوں پر آئندہ حسن ظن رکھنا ایک ایسی غلطی ہے -

دعوت الی الخیر

پروفیسر ریگ کا اعلان

کہ میں احمدی ہوں

تسمانیہ کے مسٹر ای فریزر ہل کی بیعت خلافت

کئی انگریزوں کا احمدیت کیلئے تیار ہونا

"مکرم معظم مفتی محمد صادق صاحب کو انگریزوں میں تبلیغ احمدیت کا بڑا جوش ہے۔ اور وہ تہ اب سے بلکہ عرصہ سے خط و کتابت کے ذریعہ اس سلسلہ کی طرف متوجہ فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے بعض خطوط کے اقتباس کا ترجمہ جو مسٹر اے۔ فریزر ہل نے شائع کیا ہے۔ ہم الفضل میں دیتے ہیں اور اسی کے اخیر میں وہ بشارت درج کی جاتی ہے جو مفتی صاحب کے خط سے ظاہر ہے۔

"سلطنت برطانیہ اور گورنمنٹ انگلشیہ سے جو تعلقات وفاداری وحقیقت خلوص کو ہمارے سلسلہ کے لئے کراس کماری تک نیز برما۔ سیلون اور آبنائے کی بستیوں میں اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ بلکہ یوں کہو۔ کہ ایشیا ہو یا افریقہ ہر جگہ اسلامی دنیا جن جذبات سے آج متاثر ہو رہی ہے۔ ان کا محرک اعظم حقیقتاً

خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی احمدؑ

کی تعلیم اور تاثیر ہے۔ ہم یہاں مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ذیل میں حضرت احمدؑ نبی اللہ کی ذات بابرکات کی نسبت چند کلمات ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۱۲ء سے نقل کریں"؂

مارچ ۱۹۰۸ء میں پروفیسر کلیمنٹ ایل ریگ ایف۔ آر۔ جی۔ ایس وغیرہ وغیرہ جب لاہور میں تھے تو مفتی محمد صادق صاحب نے ان کا ایک سائنٹیفک لیکچر سنا۔ اور جناب احمد قادیانی کے بارے میں ان سے تذکرہ کیا۔ مسٹر ریگ سن کر ایسا مشتاق ہوا۔ کہ انہوں نے حضور کی زیارت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ جناب مفتی صاحب نے پروفیسر موصوف کی حضرت مسیح موعود (جو کہ اُن دنوں لاہور میں تشریف رکھتے تھے) سے ملاقات کروائی۔ مسٹر ریگ نے ایک لمبی مذہبی گفتگو کی۔ اور پھر چند سوالات کئے۔ حضرت مسیح موعود نے جو جواب دیئے۔ وہ سب پروفیسر کے لئے تسلی بخش ثابت ہوئے۔ اور وہ پکار اٹھے۔ کہ میں دور دور تک غیر ممالک میں پھرا ہوں۔ اور یہی سوال میں نے کئی ایک علماء دین اور فقہاء مذہب پر کئے مگر کوئی بھی ان کا تسلی بخش جواب دے کر میری دکانوں کو دور کرنے کے قابل نہ ہو سکا۔ اور صرف احمدؑ (حضرت مسیح موعود مہدی مسعود) ہی ایک ایسا انسان ہے۔ کہ جس نے میرے تمام مذہبی شکوک کا ازالہ کر دیا ہے؂

مسٹر ریگ نے تمام جواب جو حضرت مسیح موعود نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے۔ اپنی نوٹ بک میں درج کر لئے۔ پھر دوسری دفعہ ملنے کی غرض سے آئے۔ اور دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ جب کچھ دنوں کے بعد مسیح موعود اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ تو مسٹر ریگ اگرچہ پھر کبھی آپ کی ملاقات سے فیض حاصل نہ کر سکے۔ تاہم اُسی دن سے آپ کے مداح ہو گئے۔ اور مفتی صاحب کے تہ دل سے مشکور رہے کہ انہوں نے پروفیسر موصوف کی ملاقات ایک ایسے اعلیٰ پایہ کے انسان سے کروائی۔ جس کی نظیر باوجود بڑے جہاندیدہ انسانوں میں سے ہونے کے پروفیسر ریگ کو نہیں ملی۔ اب وہ جناب مفتی صاحب سے تعلق دوستی رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کو کئی ایک بار یقین دلایا ہے۔ کہ میں اب احمدی ہوں۔ یعنی احمدؑ کی صداقت پر صدق دل سے یقین رکھنے والا۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک خط مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۱۴ء میں کلکتہ سے سکندر بن فیروز کو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پروفیسر ریگ صاحب نے ایک پاکباز انسان یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کے بارے میں آپ سے تذکرہ کیا ہوگا۔ وہ اسلام کا ایک زندہ ثبوت تھا۔ یہ صرف اسلام ہی کا خاصہ ہے۔ کہ وہ انسانی روح کو آہستہ آہستہ اس زینہ تک پہنچا دیتا ہے۔ کہ آخر اس پر مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ توریت جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔ بہت سے انبیاء کو پیش کرتی ہے۔ اور ایسا ہی مسیح بن مریم کی روحانی طاقتوں نے کئی ایک آدمیوں کو اس رنگ میں رنگین کیا؂

لیکن اسلام ہر وقت اپنے اندر ایسے پاکباز مرد و عورت رکھتا ہے۔ جنہیں خدا تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا فخر ہے۔ اُن میں سے ایک جناب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کا خطاب پایا ہے۔ اور جن کی صحبت سے ان کے مریدین پاک دل اور پاک خیال اور ظاہر و باطن کے یکساں ہونے کی عزت رکھتے ہیں۔ اب وہ بذات خود ہم میں موجود نہیں ہے۔ مگر اس کی روح اپنے خلیفہ حضرت محمود فضل عمر ایدہ اللہ (جو کہ حرکات و سکنات میں پورا پورا اس کا مشابہ ہے) اور دیگر شاگردوں میں ہو کر اب تک اپنا کام بدستور کر رہی ہے برٹش گورنمنٹ کے لئے آپ کا کام نہایت ضروری اور مفید ہے۔ ہندوستان کو اس میں حصہ لینا لابدی اور ضروری ہے۔ برٹش گورنمنٹ خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہمارے لئے اور ان تمام لوگوں کے لئے جو یہاں بستے ہیں۔ ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ آپکے ہندوستان میں تبلیغی دورہ پر آنے کا ارادہ سن کر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ میں اپنے دوستوں سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا؂

میں اب آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اور آپ کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے دعا کرتا ہوں یہ خواہش

کرتے ہوئے۔ کہ آپ مجھے جلد جواب دیں گے *

(دستخط) محمد صادق ایڈیٹر آف بدر - قادیان

اس خط کی ایک نقل پروفیسر ریگ صاحب کو روانہ کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں مفصلہ ذیل سطور مندرج ہیں *

" ابھی تک میرا کام ختم نہیں ہوا ......

جب آپ مفتی محمد صادق صاحب کو خط تحریر کریں۔ تو اُن سے کہدیں۔ کہ میں اس کے ساتھ ایک جوش عقیدت وخلوص رکھتا ہوں۔ اور اسلام کا اللہ ہی میرا اللہ ہے جو کہ قیوم ولا انتہا ہستی ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ سالہا سال تک اپنا کام سرانجام دیتے رہیں۔

(دستخط ریگ) C. M. Regg

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایک خط مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۴ء میں حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے آپ کو آگاہ کرنا چاہئے۔ کہ ہماری جماعت (احمدیہ) سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ ہرگز ہرگز نہیں مانتی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ غیر احمدی ہمیں گالیوں سے خوب نواز کرتے ہیں۔ لیکن شکر ہے۔ کہ اب وہ سلطان کی خلافت کے برخلاف اعلان کرنے میں ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ باقی رہا سوال خلافت۔ سو ہم تو احمدی ہونے کی حیثیت سے حضرت محمود فضل عمر ایدہ اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا خلیفہ تسلیم نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ کی ایک معقول تعداد صدود فرانس پر اس وقت جمی ہوئی ہے۔ جو کہ برٹش گورنمنٹ کے دشمنوں کے مقابلہ میں صف اول پر لڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے *

میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر آپ اور دوسرے مسلمان دوست اپنی اپنی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد صاحب کو یہ التجا کرتے ہوئے خط لکھیں کہ وہ آپ کو اپنی جماعت احمدیہ میں شامل کر کے اعزاز بخشیں۔ مجھے آپ کی نظم تعزیت لارڈ رابرٹس کی انجہانی کے بارے میں پہنچی۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ لارڈ رابرٹس ایک مرد میدان آدمی تھا۔ اور اس نے اپنی عزیز جان کو سلطنت برطانیہ پر قربان کر دیا۔ میں یہ انڈیا کے اخباروں میں شائع ہونے کے لئے بھیجوں گا۔ میں آپکا بہت ممنون ہوں۔ کہ آپ نے مجھے مسٹر ریگ کے پتہ سے اطلاع بخشی ہے *

محمد صادق

بشارت

مسٹر اے فریزر ہل تسمانیہ آسٹریلیا نے درخواست بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیجدی ہے۔ اور پروفیسر ریگ نے بھی اپنے احمدی مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا ہے *

اور تسمانیہ میں اور کئی انگریز احمدی مسلمان ہونے کو تیار ہو رہے ہیں۔ جن کو مسٹر ہل تبلیغ کر رہا ہے اور ان کی تصویر بھی انھوں نے بھجوائی ہے۔ حضرت کو بھی دکھا دیں * یہ صرف چند ماہ کی خط وکتابت کا نتیجہ ہے

والسلام۔

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایک عجیب وغریب واقعہ

پولیس کو کیسے کیسے ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور کس محنت سے خطرناک موقعہ پر کامیاب ہوتے ہیں اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر جاتے ہیں۔ حال میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ جس کو نیچے درج کیا جاتا ہے۔

کرتار سنگھ وجگت سنگھ دو آدمی جو جابجا ہر ایک قسم کی واردات کرتے پھرتے تھے۔ کرتار سنگھ خوب بتانا اور پنجاب میں شہرت پا چکا تھا۔ اور پولیس جابجا اس کی تلاش تھی۔ آخرکار ان کی آمد کی خبر چک نمبر ۵ میں سنی گئی۔ جس کی اطلاع مسٹر جیڈوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگودہا کو ہوئی۔ انہوں نے فوراً خفیہ طور پر ایک سب انسپکٹر کو خفیہ تفتیش کے لئے لگایا۔ جب ۲ - مارچ کو کرتار سنگھ وجگت سنگھ وہزام سنگھ اڑھائی بجے دن کی گاڑی دلسن پور پر اترے۔ اور چک نمبر ۵ میں پہنچے۔ تو ان کی آمد کی اطلاع اسی دن سب انسپکٹر صاحب بھلوال کو ہوئی۔ راجہ صدر الدین سب انسپکٹر اور ارباب محمد ایوب خان سرکل انسپکٹر فوراً معہ سپاہیان چک نمبر ۵ میں پہنچے جنہوں نے بڑی مستعدی اور ہوشیاری اور نہایت ہی صفائی کے ساتھ ان کو گرفتار کیا۔ گو ان کے پاس سے اس وقت کوئی ہتھیار برآمد نہیں ہوا۔ لیکن خیال پڑتا ہے۔ کہ انھوں نے ضرور کہیں ہتھیار رکھے ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ ایسے اشخاص تھے۔ جو بغیر ہتھیار سفر نہیں کر سکتے۔ یہ پولیس کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اس وقت ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ ورنہ پولیس اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر گئی تھی *

ہم اس موقعہ پر مسٹر جیڈوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگودہا کی نسبت بڑی دلیری سے تعریف کرنے کو تیار ہیں۔ کہ وہ اپنے ضلع میں بڑے باخبر اور منتظم ہیں۔ اسی وجہ سے سب انسپکٹر اور انسپکٹر کامیاب ہوتے ہیں۔ جنھوں نے بڑی مستعدی اور ہوشیاری دکھائی ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ یہ وہ اشخاص ہیں جن کے واسطے ۳ ہزار روپیہ انعام مشتہر ہو چکا ہے۔ ایسے خطرناک اشخاص کی گرفتاری افسران پولیس کے لئے بڑی بھاری کامیابی ہے * غلام رسول از بھلوال

ضرورت ہے

۸ بیلداروں کی باغ کے لئے - بیلدار مضبوط اور دیانتدار اور چست ہوں۔ تنخواہ فی غلہ سے ۱۲ تک

ایک باغبان کی جو خود ہاتھ سے کام کرے تنخواہ ۱۰ سے ۱۲

دو سائیسوں کی (پوربئے ہوں تو اور بہتر) تنخواہ فی غلہ

ایک نائب پیرو کار کی جو مال کے کام سے قانون سے واقف ہو۔ ایجنٹ کسی وکیل کا رہ چکا ہو۔ یا ہوشیار عرضی نویس وغیرہ ہو - احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ ۲۰ سے ۲۵

ایک زمیندار پٹواری ہوشیار کی جو مال کے کام سے واقف ہو خط عمدہ ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۱۰ سے ۱۵

کل درخواستیں میرے پاس ۵ - اپریل ۱۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

راقم حکیم محمد زمان - ملازم خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ - قادیان (ضلع گورداسپور)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

قرآن کے ماننے والے جو کہ صراط مستقیم پر چلتے ہیں۔ اس لئے مغضوب اور ضالین نہیں ہوتے۔ وہ تو امنا باللہ ہوتے ہیں۔ سو تم جب قرآن کو مانو گے تو پھر تم کس طرح مغضوب اور ضالین ہو سکتے ہو ؎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کا نام لیکر جو رحمٰن رحیم ہے

جب بندے نے عرض کی کہ ہدایت دیجئے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آؤ اسی خدا کے نام سے استعانت اور مدد مانگو جو رحمٰن اور رحیم ہے پھر دیکھو کہ وہ تمہیں کس طرح ہدایت دیتا ہے ؎

الٓمّٓ

انا اللہ اعلم

دیکھو تمہیں یہ ہدایت نامہ اس کی طرف سے ملتا ہے جو انا اللہ اعلم بہت بڑا واقف کار اور سب سے زیادہ علم والا ہے ؎

میں ان آیتوں کے معنی اس ترتیب سے جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یوں کیا کرتا ہوں کہ جب بندے نے ہدایت مانگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دی اور ساتھ ہی ایک نہایت لطیف بات بیان فرماکر ان شکوک کو دور کر دیا جو ایک کتاب ماننے والے کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں ؎

دیکھو جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو وہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ کوئی حاذق طبیب ملے۔ جو بیماری کی اچھی طرح تشخیص کرے کیونکہ جو طبیب بیماری کو ہی نہیں پہچانے گا۔ وہ اس کا علاج کیا کریگا۔ سو ہر بیمار چاہتا ہے کہ اس کو تجربہ کار اور واقف طبیب ملے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ۔ ہم سب سے بڑے طبیب ہیں اور سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انا اللہ اعلم۔ ہم سے بڑھ کر اور کوئی واقف کار نہیں ہو سکتا تمنے جو کچھ پوچھنا ہے۔ ہم سے پوچھو۔ ہم تمہیں بتائیں گے ؎

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

یہ کتاب ہے

پھر ایک طبیب بڑا واقف کار ہو سکتا ہے مگر اس کے دروازے تک پہنچنا غریبوں کے لئے مشکل ہوتا ہے اسلئے ہر ایک اس سے علاج نہیں کروا سکتا۔ مثلاً سول سرجن سولہ روپے فیس لیکر ملاحظہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آؤ ہم تمہیں نسخہ دیتے ہیں یہ نہیں کہ ہمارے دروازے پر پہرے لگے ہوئے ہیں یا ہم کسی سے فیس لیکر نسخہ دیتے ہیں نہیں۔ ہم بالکل مفت دیتے ہیں اور تم کو بلا کر دیتے ہیں کہ آؤ یہ کتاب تمہاری بیماریوں کا علاج ہے یہ تمہاری بیماریوں کا نسخہ ہے۔ اسے لے جاؤ ؎

لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ

اس میں ہلاکت نہیں متقیوں کو ہدایت کرنیوالی ہے ؎

پھر ہر ایک نسخہ میں دو باتیں ضروری ہونی چاہئیں۔ اول یہ کہ وہ مضر نہ ہو۔ بعض دفعہ نادان طبیب باوجود اس کے کہ بیماری کی تشخیص بھی کر لیتے ہیں لیکن ایسا نسخہ تجویز کرتے ہیں جس سے پہلی بیماری دور ہو کر کوئی اور بیماری لگ جاتی ہے۔ اس لئے فرمایا۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ اس نسخہ میں کوئی ہلاکت یا کوئی ضرر کی بات نہیں تم یہ نہ خیال کرنا کہ اس نسخہ میں تمہیں ضرر پہنچانے والی کوئی چیز ہوگی۔ دوسری بات نسخہ میں یہ ہونی چاہئیے کہ وہ فائدہ مند بھی ہو۔ یوں بیمار کو اگر ایک شخص آٹے کی چٹکی کھلا دے تو گو وہ اس کو مضر نہیں ہوگی۔ لیکن فائدہ مند بھی نہیں ہوگی۔ اس لئے فرمایا کہ تم جو ہمارے پاس خوف اور ڈر سے کر آئے تھے۔ اب تمہیں بڑے بڑے فوائد اس نسخہ سے پہنچیں گے اول اس نسخہ میں کوئی مضر چیز نہیں۔ دوم اس میں ہدایت اور راہ نمائی ہے

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ

وہ جو کہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اور اس سے جو ہم نے ان کو دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

پھر انسان کو معرفت الٰہی کے حصول کے لئے ان باتوں کی ضرورت ہے۔ (۱) وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور مومن بالغیب ہو۔ غیب پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر ملائکہ پر اور باریک در باریک روحانی باتوں پر ایمان لائے۔ دوسرا درجہ یقیمون الصلوٰۃ کا ہے کہ غیب پر ایمان لانے کے بعد وہ اس ایمان میں ترقی کرے کہ اس کا اثر اعضا پر بھی پڑنا شروع ہو جائے۔ یعنی دل کی بات ظاہر ہو اور وہ کام کرنے لگے نمازیں پڑھنے لگ جائے یہ عمل شروع ہوا (۳) مگر اس سے بھی بڑھ کر اور ترقی کرے کہ صرف اپنی ہی ذات کی اصلاح کے درپے نہ رہے۔ اور خدا کے انعامات سے اکیلا ہی فائدہ نہ اٹھائے بلکہ اپنے نفس سے نکل کر اس کا فیض اوروں پر بھی اثر کرنے لگے۔ اور وہ مما رزقنٰھم ینفقون کا درجہ ہے جو ترقی کے مدارج میں سے تیسرا درجہ ہے ایمان بالغیب کی وجہ سے انسان پر بڑے بڑے انعام ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسی چیز پر

ایمان لانا قابل قدر و مستحق انعام ہو سکتا ہے جو کہ ایک رنگ میں پوشیدہ ہو۔ اور انسان اس کو اپنی محنت اور کوشش سے حاصل کرے۔ مثلاً ایک چیز جو کہ بہت دور ہو اس کو چند آدمی پہچاننا چاہتے ہیں کہ کیا ہے تو ان میں سے ایک آدمی کی نظر بہت تیز ہے اس لئے وہ وہاں سے بیٹھے بیٹھے بتا دیتا ہے کہ فلاں چیز ہے یہ آدمی تیز نظر ہونے کی وجہ سے قابل تعریف ہے۔ اور دوسرے اس کی تعریف کرینگے۔ لیکن اگر ایک آدمی اپنے قریب کی چیز بتا دے۔ اور پھر کہے کہ تم میری نظر کی تعریف کرو۔ کیونکہ اس آدمی نے بھی ایک چیز بتائی تھی۔ اور میں نے بھی بتا دی ہے تو یہ احمق اور بے وقوف ہے اور کوئی اس کی تعریف نہیں کریگا۔ کیونکہ انعام اور تعریف اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ کوئی شخص محنت اور کوشش سے کوئی چیز حاصل کرے۔ تو مومن ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ اور پھر اس میں ترقی کرکے اپنے عمل سے ایمان کی تصدیق کرتے ہیں اور پھر اس میں یہ ترقی کرتے ہیں کہ جو کچھ اللہ انکو دیتا ہے۔ وہ لوگوں کو دیتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں۔ اس پر جو تجھ پر اتارا گیا ۔

پھر یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنھم ینفقون۔ عام بات تھی۔ یہ بہتوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے مومن اور خدا کے حضور انعام پانے کے مستحق اور ترقی کرنے والے وہ انسان ہونگے جو ایسے طریق اختیار کرینگے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ اگر ایک شخص فلسکیپ کاغذ پر منی آرڈر لکھ کر ڈاک خانہ میں دے آئے۔ اور پھر شکایت کرے کہ وہ نہیں لیتے تو ایسا شخص بے وقوف ہے۔ کیونکہ اصل فارم پر جو ڈاک خانہ والوں نے مقرر کیا ہوا ہے۔ اگر وہ لکھ کر دیگا تو وہ بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ دنیا میں بہت سی قومیں کہیں گی کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کی عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے۔ وہ لوگوں کو دیتے ہیں۔ لیکن انمیں سے کوئی قوم بھی اصل راہ پر نہیں ہو گی کیونکہ اصل طریق وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے مقرر کیا جاوے۔ پس خدا کی طرف سے وہی ہے جو تم پر اتارا گیا ہے یعنی اسلام پس جب تک کوئی اس پر نہیں چلیگا۔ تب تک اس کی کوئی بات منظور نہ ہو سکیگی ۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ والذین یؤمنون بما انزل الیک یعنی "وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس کلام پر جو اتارا گیا تیری طرف"۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ "وہ لوگ جو تیری اتباع کرتے ہیں"۔ اس کی غرض یہ ہے تاکہ لوگ اس پر چلیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ یعنی جو قاعدے خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ ان پر چلیں۔

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

اور اس پر جو تجھ سے پہلے اتارا گیا ۔

پھر یہ بات ہے، کہ جو کلام تجھ سے پہلے اتارا گیا ہے۔ اس پر ایمان لائیں۔ پہلے اترے ہوئے پر ایمان لانا اس لئے ضروری ہے کہ جو شخص ایک سچائی کا انکار کرتا ہے۔ اس کو اور بہت سی سچائیوں کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ تو جب کوئی ایک رسول یا ایک کتاب کا انکار کریگا تو وہ سب کا انکار کریگا۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجھے منہاج نبوت پر پرکھ کر دیکھ لو۔ تم جو اعتراض مجھ پر کرتے ہو وہ سب انبیاء پر پڑتے ہیں تو چونکہ مومن کی ترقی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی صداقت کا بھی انکار نہ کرے۔ اس لئے جو کچھ پہلے اترا ہے۔ اس پر بھی ایمان لانا ضروری رکھا گیا ہے ۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔

(۱) اور وہ آیندہ آنے والے کلام اور رسولوں پر بھی یقین رکھتے ہیں (۲) قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب کسی آدمی کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے کام کا مجھے اچھا بدلہ دیا جائے گا۔ تو وہ بڑے شوق اور محنت سے اس کام کو کرتا ہے۔ اس لئے آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا گیا ۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

ایسے لوگ اس ہدایت پر ہیں جو انکے رب کی طرف سے ہے اور ایسے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں جن میں مندرجہ بالا صفات پائی جاتی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہدایتیں مختلف ہوتی ہیں۔ اور رب کی طرف سے وہی ہدایت ہے جو انزل الیک میں فرمائی ہے۔ یہ اشارہ اسی کی طرف ہے۔ دوسرا اھدنا الصراط المستقیم کی دعا قبول ہو گئی کہ تم نے ہم سے ہدایت مانگی تھی لو یہ ہم نے تم کو دیدی ہے۔ باقی وہ جو تمہیں خطرہ ہے کہ ہم کہیں ایسے راستہ پر نہ چلیں کہ ضالین اور مغضوب علیہم میں سے ہو جائیں یعنے یا تو دربار سے نکال دئے جائیں یا خود دربار سے بھاگ آئیں۔ اسکو اس طرح پر دور کرتے ہیں کہ اگر تم اس ہدایت پر چلوگے۔ تو ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ تم مظفر و منصور ہو جاؤ گے ۔

مفلح ۔ مضبوط طور پر اپنے مطلب اور مدعا کو پالینے والا۔ ایسا پالینے والا کہ پھر اس سے ہٹ نہ سکے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ایسے کافر جن کے لئے تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے۔ یقیناً وہ ایمان نہیں لائیں گے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اپنے بچّوں کی حالت پر رحم کرو

آجکل زمانے کی آزادی اس کے دلفریب ساما نوں سے کون ہے جو آگاہ نہیں ہے خصوصاً معصوم۔ ناتجربہ کار۔ ناعاقبت اندیش۔ نازک دل اور نازک مزاج بچّے اگر ان کی آجکل اچھی طرح حفاظت نہ کی جائے۔ تو بہت سی بے اعتدالیوں کا شکار ہو کر بعض وقت بیدینی تک کا خمیر اُن کی سرشت میں اثر کر جاتا ہے۔ اور علاوہ فطرت سلیم کے خراب ہونے کے بعض ردّی اخلاق کا جماؤ انکی طبیعت پر ایسی موٹی تہ میں ہو جاتا ہے کہ ساری عمر ہی وہ بیچارے اس مصیبت کے دباؤ سے آئے دن تکالیف کا سامنا دیکھتے ہیں اور اپنے تربیت کرنیوالوں کو اکثر بے اختیاری میں بُرے بُرے الفاظ سے کوستے بھی رہتے ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک بچّہ فطرتاً اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بعد میں اس کے ماں باپ ان کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ فی زمانہ جبکہ باپ کو بحیثیت ملازم ہونے کے اپنی ملازمت کے شغل میں بہت سا حصہ دن رات کا گذارنا پڑتا تو پھر اس امانت کا اس معصوم لخت جگر کے چال چلن کا نگران ہوتا ہے تو کون ہوتا ہے۔ کیا بعض بدچال چلن طلباء۔ بعض شیاطین۔ بعض بدطبع اور دہریہ فیشن لوگ یا کوئی اور۔ ایک دو نہیں بلکہ

سینکڑوں ہی طلباء ابھی پوری ہوش سے بھی بہرہ ور نہیں ہونے پاتے کہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوکر ماں باپ کی بڑھتی ہوئی اُمنگ کو نہایت ہی بُری تلخ کامی سے بدل دیتے ہیں وہ ان کو مادر پدر آزاد پاتے ہیں۔بے ادبی کا زیور انکے زیب تن ہوتا ہے۔بیدینی ان کا شیوہ۔اور عیاشی اور لاابالی اُن کا دائمی ذخیرہ بنجاتا ہے۔وہ اپنے خیال میں مست نظر آنے لگتے ہیں۔سادگی اُن میں نام کو نہیں ملتی۔جسمانی آرائشیں اور بیجا بناؤ ٹھناؤ جو صاف دل کا بالکل ہی ستیاناس کر دیا کرتے ہیں انکی طبائع میں نقش کالحجر کی طرح نہایت ہی کھلے الفاظ میں بے تکلف پڑھا جا سکتا ہے۔اگر آج بالوں کی آرائش ہے تو کل بوٹ بھی نہایت ہی عمدہ پالش کیا ہوا ملتا ہے۔الناس علےٰ دین ملوکھم کے سارے منازل طے کرنے میں وہ نہایت ہی چست و چالاک دکھائی دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب سے سبقت لے جائیں بیجا محبت کبھی اِس سے کبھی اُس سے گھٹی کی طرح اُنکے جزو دل و دماغ ہوکر بہت سے ہنروں میں کمال حاصل کرنے سے انھیں روکنے لگتی ہے ہاں اسی اثنا میں موت کا شکار بھی ہو جائیں تو جائز اور یقیناً بعید از قیاس نہیں۔کیا ایسی اولاد ایک دیندار قابل رحم ماں باپ کا دل اور آنکھیں ٹھنڈی کر سکتی ہے۔تم اگر غافل ہو اور نہیں کہنے میں مضائقہ کرتے ہو تو میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔بخدا ایسوں کو ماں باپ سے ذرا بھی ہمدردی نہیں ہوتی۔وہ دل سے اپنے محسنوں کے نہیں ہوتے اور نہیں ہوتے۔وہ کسی نئے عالم میں ہوا کھانے لگتے ہیں اور اُن کا باوا آدم جُدا اور بالکل ہی نیا باوا آدم ہوتا ہے وہ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔کے مصداق نہیں ہو سکتے اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ ہو سکیں۔تم نے ہاں تم نے انکی تربیت میں کوتاہی کی غفلت کی لاپرواہی کی۔اور بالکل ناعاقبت اندیشی سے کام لیا۔تم نے کب ان کو صلحاء کی صحبت میں بھیجا۔تم نے کب انھیں دیندار بنانے کے لئے صادقین کے پاس چھوڑا۔تم نے کب دل سے اُنکے لئے دُعائیں کیں کہ اُن کو ایسا موقع ملے۔کیا تم نے انکو کیا کیا بنانے کی فکر نہیں کی۔کی۔پر نہیں کی تو صرف ایسی بات کی فکر نہیں کی کہ مرکر بچہ کہاں جائے گا۔جہنم میں جائے جلتی ہوئی آگ میں جائے تمہاری بلا سے۔بی۔اے ہو۔ایم اے ہو بابو اور وکیل ہو اور تمہارا اُلّو سیدھا کرے۔لیکن خوب یاد رکھو وہ تمہارے دل اور آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں ہو سکے گا۔ اور ہو تو کیونکر ہو۔ تم نے تو اُسے آگ کیلئے تیار کیا۔ اور بدلا یہ چاہتے ہو کہ اُس سے تمہارا دل ٹھنڈا ہو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں تلک اذاً قسمة ضیزیٰ۔ پھر تم نے کب انکو انبیاء کی تعلیم کیطرف توجہ دلائی۔ اُنکے چال چلن کے نگران کون سے صلحاء ہیں جو تم نے مقرر کئے۔ افسوس! جس نے تمہارے دکھ کا صحیح علاج سوچا تم نے کونسی انکی بھی قدر کی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تمہیں پھر آگاہ کریں +

حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام نے تمہاری اولاد کی بھی فکر کی۔ اور بڑی اچھی طرح سے کی۔ وہ مصلح تھا۔ وہ زمانے کے مفاسد کا صحیح علاج جاننے والا تھا۔ اس کا نور فراست بڑے صحیح پیمانہ میں جچا ہوا اور تُلا ہوا تھا۔ اس نے ہاں اسی نے جہاں بڑوں کی فکر کی وہاں انکے چھوٹوں کی بھی کی۔ تم نا قدری کرو۔ ناشکر گذار ہونا چاہو تو دل کھول کر ہو لو۔ پر اس نے شہروں سے دُور (جہاں ہزاروں قسم کی ترغیبات ہوا کرتی ہیں) ایک سکول کھولا۔ قوم کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے بچے یہاں بھیجیں۔ اُسکی نیت یہی تھی کہ تمہاری اولاد سنور جائے ان کا دین خراب نہ ہونے پائے اور وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکیں۔ چنانچہ آجکل بڑے اعلیٰ پیمانہ پر سکول اور بورڈنگ ہوس نہایت ہی پُرفضا جگہ میں عظیم الشّان شان کے ساتھ اُس خدا کے پیارے کی نیت اور اُس کے مبارک ہاتھوں کی شہادت میں پھولے نہیں سماتے۔ تمہارے بچوں کیلئے دُعا کرنیوالے اُنکی جسمانی اور روحانی تربیت کی فکر میں آنسو بہانے والے افراد اُسی مسیح کے ارادے کی تکمیل کرنے کو موجود ہیں۔ ایسے لوگ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے تاکہ اُس مبارک انسان کے کام کو ادھورا نہ رکھا جائے جس نے اُسکو بھیجا ہے وہ غیور ہے اور یاتونک من کل فج عمیق الخ۔ اگر اُس کا قول ہے تو وہ اس کو پورا کرنے کے لئے سامان بھی خود ہی بہم پہنچاتا رہے گا۔ جو نا عاقبت اندیش ایسی ترغیب دیتے ہیں کہ وہاں لڑکے نہ بھیجے جائیں۔ وہ ڈر جائیں۔ اگر یہاں کے کارکن نیک نیتی سے اس فکر میں ہیں کہ قوم کے بچوں کی ہر طرح سے نگرانی کی جائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ دُعا سے۔ درس قرآن سے لکچروں سے۔ عمدہ چال چلن سے۔ دینی تعلیم سے۔ پھر پڑھائی میں انٹرنس تک اُنکو عمدہ بنا دینے میں سرگرمی سے رات دن کوشاں ہیں تو لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ

کے مضمون پر وہ موذی دوبارہ غور کر لیں۔ میرے مکرم عزیزو! کماؤ۔ محنت کرو۔ گھر سے نزدیک ہو خواہ دُور جاؤ۔ لیکن بچوں کو یہاں بھیجو۔ وہ خدا شاہد ہے ہم رات دن ہر طرح اُنکی نگرانی میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور بفضلہ رہیں گے تاکہ مسیح کے باغ کی رونق بڑھے ہاں اس کام میں ہمارا مالک بھی ہمارا ساتھ دیتا رہے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنیوالا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی بھی صادق الوعد نہیں ہے۔ جسکے ایمان میں تزلزل آچکا ہے وہ بدظنی سے کام لیتا ہے تو لیتا ہے ورنہ یہاں کی رونق دن دُگنی اور رات چوگنی ہو کر بڑھے گی اور ضرور بڑھے گی کیونکہ وہ کارساز مسیح کو اُسکے کاموں میں ادھورا رکھ کر ذلیل و رسوا نہیں ہونے دیگا اور بالضرور ہے کہ نہ ہونے دے اسی لئے کہ وہ فرماتا ہے کہ لَا یَخَافُ عُقْبٰهَا میں تیں ایسے گروہ کو نہیں رکھا کرتا۔ جو بھول گیا ہے وہ اب بھی سمجھ جائے۔ اور پھر ذرا دور اندیشی سے کام لے + الغرض جس کام میں خدا تعالیٰ معاون ہو وہاں تم اپنے بچوں کو کیوں نہیں بھیجتے۔ صدہا گندی ترغیبوں سے مذہبی وساوس سے۔ بد صحبتوں سے۔ النَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ کے اثر سے۔ اگر اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہو تو تم لڑکپن سے بچوں کو یہاں بھیجو۔ عمدہ ٹیوٹر ہیں۔ جسمانی۔ روحانی تربیت کا خیال ہے۔ دین کا خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ کام جو تم نے کرنا تھا وہ دُکھ جو تم نے سہنے تھے یہاں کے لوگ برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ تمہارے بچے جس جگہ آتے ہیں وہ جگہ بھی پھر بابرکت ہے۔ انٹرنس تک پڑھائی بھی موجود ہے۔ ہاں کچھ لڑکے بہت کچھ خراب ہو کر یہاں آخری جماعتوں میں اگر داخل ہوں اور وہ پچھلا تمام تنزل مدرسے کے اُستادوں پر اور غیروں پر گرا کر اُنکو بدنام کرنیکی کوشش بھی کریں تو انکے متولی گھبرا نہ جائیں۔ اپنے گریبان میں ذرا جھانکیں۔ اعتراض کرنا آسان ہے لیکن وہ مجبوریاں جو یہاں بچوں کے نہ لیتے میں ہیڈ ماسٹر صاحب کو درپیش ہیں وہ ممتاز قومی مدرسوں کے متعلق مدبر لوگوں کی آنکھوں سے ہرگز ہرگز نہاں نہیں ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ تمہاری تحریر میں فرشتہ گری کا سا دعویٰ تو نظر آرہا ہے تو خوب یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو ابھی بھی شرمندہ نہیں رکھا ہے ایک دو نہیں بلکہ بہت سے بچے جو اب بچوں والے بھی ہو گئے ہیں۔ یہاں کے برکات سے واقعی فرشتہ خصلت ہیں اور زندہ گواہ ہیں

آنکھیں نہ ہوں تو الگ بات ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اولاد کا خون نہ کرو۔ مسیح کے ارادوں اور اسکی مبارک نیت سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اسکی صحیح فراست کو لغو قرار نہ دو۔ اور وہ کچھ حاصل کرو جسکے لئے یہ سب کچھ بنا ہے۔ ابھی وقت ہے ورنہ ویسے تو خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے جو ہر وقت یکساں رہے گی۔ خدا کے سلسلے پر غور کرو۔ اور عین وقت پر تو فائدے سے محروم نہ رہو۔ والسلام

پراسپکٹس

تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

سٹاف۔ (۱) ماسٹر محمد دین صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ قائم مقام ہیڈ ماسٹر +
(۲) چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ قائم مقام سکنڈ ماسٹر +
(۳) قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ قائم مقام تھرڈ ماسٹر +
(۴) شیخ عبد الرحمن صاحب بی۔ اے ٹرینڈ ففتھ ماسٹر +
(۵) مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ فرسٹ عربک ٹیچر +
(۶) میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ آنریری ٹیچر +
(۷) چودھری سردار خاں صاحب ایف۔ اے +
(۸) ماسٹر علی محمد صاحب جونیر اینگلو ورنیکلر ٹرینڈ +
(۹) ماسٹر چراغ محمد صاحب ایک تجربہ کار مدرس ہیں +
(۱۰) مرزا نور محمد صاحب منشی فاضل فرسٹ پرشئین ٹیچر +
(۱۱) ماسٹر عبد العزیز صاحب ایک تجربہ کار مدرس ہیں +
(۱۲) ماسٹر حسین خاں صاحب سینئر ورنیکلر ٹرینڈ +

(۱۳) ماسٹر محمد مولا داد صاحب جونیر ورنیکلر ٹرینڈ +

(۱۴) شیخ عبدالرحیم صاحب مدرس دینیات +

(۱۵) منشی غلام محمد صاحب سرٹیفکیٹڈ +

(۱۶) منشی سکندر علی صاحب ״

(۱۷) ماسٹر ماموں خاں صاحب ڈرل ماسٹر سینئر سرٹفکیٹڈ +

مضامین

دینیات میں علاوہ مڈل میں وہی مضامین اور کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو لاہور سرکل میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور عام طور پر پنجاب میں مروج ہیں۔ ہائی میں وہ جو یونیورسٹی کی طرف سے مقرر ہیں۔ سائینس مڈل و ہائی ہر دو میں پڑھائی جاتی ہے۔ ڈرائنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔ چھوٹی جماعتوں کو کنڈر گارٹین شروع کرایا جانے والا ہے۔ فیس مدرسہ گورنمنٹ سکولوں کی شرح کا ۳/۴ ہے۔ لیکن اس میں تغیر و تبدل ممکن ہے۔ کیونکہ سرکاری احکام کے ماتحت چلنا پڑتا ہے۔ موجودہ فیس جماعت وار حسب ذیل ہے +

ففتھ ہائی	فورتھ ہائی	سوم مڈل	دوم مڈل	اوّل مڈل	جونیر سپیشل
ے ر	۱۰ر	۴ر	۱۴ر	۸ر	۲ر

پنجم پرائمری	چہارم پرائمری	سوئم پرائمری	دوئم پرائمری	اول پرائمری
۲ر	۱۲ر	۳ر	۲ر	۱ر

پڑھائی انٹرنس تک ہے۔ جونیر سپیشل کلاس کئی سال سے جاری ہے۔ اس سال سینئر سپیشل کھولنے کا ارادہ ہے۔ اگر کم از کم دس طلباء ایسے آگئے +

عملہ بورڈنگ ہوس

چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ہیں جن کے ساتھ چار ٹیوٹر ہیں۔ انکے علاوہ دو محرر بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں۔ یہ اساتذہ بورڈران کی تعلیم کھانے حفظ صحت۔ ورزش جسمانی اور دینی تعلیم کی علمی اور عملی ہر دو طور پر نگرانی کرتے ہیں مثلاً صبح کے وقت قرآن شریف پڑھانا۔ سب نمازوں کا ان کے ساتھ ملکر ادا

کرنا۔ ملکر کھیلنا وغیرہ وغیرہ۔ اِن کے علاوہ چھوٹے بچّوں کے لئے ایک خادم طفلاں مقرر ہے۔ جو ان کے نہانے دھلانے اور کپڑوں اور سامان کی پوری طرح حفاظت کرتا ہے۔ پرائمری کے لڑکوں کی خاص طور پر حفاظت کی جاتی ہے +

رہایش

کے لئے ایک وسیع اور عالیشان بورڈنگ ہوس ہے کھیلنے کیلئے پُرفضا کھلے میدان اور گراؤنڈز۔ سامان ایک چارپائی اور صندوق یا الماری ہر ایک بورڈر کو دیجاتی ہے +

اخراجات وخوراک

اخراجات۔ فیس مدرسہ کے علاوہ ایک روپیہ داخلہ مدرسہ اور بارہ آنہ داخلہ بورڈنگ ہوس ہے۔ جو ایک ہی دفعہ لیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ۱۲ چندہ کرکٹ جو سال میں ایک دفعہ لیا جاتا ہے۔ فیس بورڈنگ ہوس ۸ درجہ اول۔ ۶ درجہ دویم۔ اوسط خرچ درجہ اول ۱۰ جس میں دونوں وقت گوشت اور ہفتہ میں ایک دفعہ پلاؤ۔ اوسط خرچ درجہ دوئم ۵ جس میں سبزی گوشت اور دال ملتی ہے لیکن سب تخمیناً اندازے ہیں۔ متفرق اخراجات دھوبی حجام۔ کاغذ قلم دوات علاوہ ہیں +

علمی دینی مذاکرات وعلمی مشاغل

درس حضرت خلیفۃ المسیح روزانہ لڑکوں کی اپنی میٹنگ انگریزی۔ اُردو۔ اس کے علاوہ بزرگانِ قوم کی گاہے گاہے پند و نصیحت و لیکچر۔ سکول میں ایک لائبریری اور ایک ریڈنگ روم ہے۔ جس میں اردو انگریزی اخبار آتے ہیں اور لڑکے شوق سے پڑھتے ہیں +

ورزش جسمانی

تمام لڑکے اس بات پر پابند کئے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی ورزش کریں۔ تمام طلباء کو ہاکی اور فٹ بال کھیلنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ دیسی کثرت بھی کرائی جاتی ہے +

شفاخانہ

لڑکوں کی صحت کی نگرانی کے لئے دو ڈاکٹر ایک ریٹائرڈ

اسسٹنٹ سرجن اور دوسرا تجربہ کار ڈاکٹر اور ایک کمپونڈر۔ ڈاکٹر اور کمپونڈر احاطہ مدرسہ میں رہتے ہیں۔ اور دن رات لڑکوں کی صحت کی نگرانی کرتے ہیں۔ شفاخانہ بورڈنگ کے اندر ہے +

ہندو بورڈرز

ہندو طلباء کے لئے بھی بورڈنگ ہوس میں کھانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ایک باورچی اور ایک جھرا ان کے لئے رکھ دیا گیا ہے +

جماعت بندی ۲۰ بیس اپریل تک ہو جائے گی۔ اس کے بعد بیرونی طلباء کا داخلہ عام طور سے بند ہو جاتا ہے +

محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ
سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
ضلع گورداسپور

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان